Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۶ محرم ۱۳۹۳ھ ، ۲ امان ۱۳۵۲ھش ، ۲ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۴۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ یکم امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گذشتہ شب یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۔ یکم امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ احباب جماعت کو آپ نے تاکیداً فرمایا ہے کہ محترم سید داؤد احمد صاحب کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۔ یکم امان ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ
اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت
اچھی ہے ۔
احباب ہر دو بزرگوں کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

خاکسار کی ہمشیرہ طاہرہ صدیقہ بنت صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ کا ۲۷ فروری کو سیالکوٹ میں اپنڈے سائٹس کا آپریشن ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا ۔ لیکن بعد میں عزیزہ کو انتہائی کمزوری اور خون کی کمی کی تکلیف ہوگئی ۔ احباب عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا سے نوازیں ۔
(مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال ثانی تحریک جدید)

محترم سید داؤد احمد صاحب کی شدید علالت

راولپنڈی سے گذشتہ رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم سید داؤد احمد صاحب تا حال شدید بیمار ہیں ۔ بلڈ پریشر میں کچھ کمی ہوئی ہے لیکن حالت ابھی تسلی بخش نہیں ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں !

(۱) نئے رپورٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں اگر کسی مجلس کو نہ ملے ہوں تو فوراً اطلاع دیں ۔ تاکہ دوبارہ بھجوائے جا سکیں ۔

(۲) ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے بھجوائیے !

(۳) اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ مرکزی ہدایات کی تعمیل ہو رہی ہے یا نہیں !

(قائد عمومی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے

مَیں ذرہ بھر بھی اسلام سے باہر قدم رکھنے کو ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں

" مَیں ابتداء سے بیان کرتا آیا ہوں کہ میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ذرا اِدھر اُدھر ہونا بے ایمانی سمجھتا ہوں ۔ میرا عقیدہ یہی ہے کہ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنمی ہے ۔ پھر اس عقیدہ کو نہ صرف تقریروں میں بلکہ ساٹھ کے قریب اپنی تصنیفات میں بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے اور دن رات مجھے یہی فکر اور خیال رہتا ہے ۔ پھر اگر یہ مخالف خدا تعالیٰ سے ڈرتے تو کیا اُن کا فرض نہ تھا کہ ہمیں بتاتے کہ تمہاری فلاں بات خارج از اسلام ہے اس کی کیا وجہ ہے یا اس کا تم کیا جواب دیتے ہو ۔ مگر نہیں اِس کی ذرا پرواہ نہیں کی ۔ سُنا اور کافر کہہ دیا ۔ مَیں نہایت تعجب سے ان کی اس حرکت کو دیکھتا ہوں کیونکہ اوّل تو حیات وفات مسیحؑ کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو اسلام میں داخل ہونے کے لئے شرط ہو ۔ یہاں بھی ہندو یا عیسائی مسلمان ہوتے ہیں ۔ مگر بتاؤ کہ کیا اس سے یہ اقرار بھی لیتے ہو ؟ بجز اسکے کہ

اٰمنت باللّٰہ وملائکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ والقدر خیرہٖ وشرّہٖ من اللّٰہ تعالیٰ والبعث بعد الموت ۔ ۔ ۔ کیا مَیں اور میری جماعت اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد انّ محمّداً عبدہٗ ورسولہٗ نہیں پڑھتی ؟ کیا مَیں نمازیں نہیں پڑھتا ؟ یا میرے مُرید نہیں پڑھتے ؟ کیا ہم رمضان کے روزے نہیں رکھتے ؟ اور کیا ہم ان تمام عقائد کے پابند نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی صورت میں تلقین کیے ہیں ؟

مَیں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے ۔ مَیں ایک ذرہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں ۔ "

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۵)

پبلشر :۔ مسعود احمد ، پرنٹر :۔ سید عبدالحی ، مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲؍ ماہ امان ۱۳۵۲ ہش

خود فریبی کی شناخت کا ایک آسان طریق

جس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث ہوئے وہ ایک ایسا پُرآشوب زمانہ تھا کہ دنیا بالعموم روحانیت سے خالی ہو چکی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اُس وقت دنیا پرستی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ ہر شخص سر سے پاؤں تک دنیا کمانے اور آرام و آسائش کے دنیوی سامان سمیٹنے میں ہی محو تھا۔ لوگوں کو خدا کی طرف لانے اور انہیں اسلام کا والہ و شیدا بنانے کے لئے ضروری تھا کہ سب سے پہلے ان کے دلوں سے دنیا کی محبت نکالی جائے اور اس کی بجائے دین کے ساتھ گہری وابستگی اور محبت سے انہیں مالا مال کیا جائے۔ یہ بہت ہی مشکل کام تھا اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے بغیر اس کا انجام پانا ہرگز ممکن نہ تھا چنانچہ خاص اِسی امر کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"آجکل مخلوق پر دنیا کی حُبّ حد سے زیادہ غالب ہے۔ اس کو ہم نکالنا چاہتے ہیں اور اسی کو نکالنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے۔ لکھا ہے کہ سب سے آخر جو چیز نفس سے نکلتی ہے وہ دنیا کی محبت ہے۔ بجز ایک آسمانی طاقت کے ہمارے واسطے کوئی کامیابی کی راہ نہیں۔" (ملفوظات جلد نہم ص۵۸)

چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین کی اوّلاً جو اصلاح فرمائی وہ یہی تھی کہ ان کے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال باہر کیا اور اس کی بجائے اُن میں اللہ تعالیٰ، اُس کے دین اور اُس کے پاک رسول حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت بھر دی۔ یہ ہرگز بھی کوئی آسان کام نہ تھا۔ اِس کے لئے آپ نے تدبیر اور دعا کو انتہا تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جہاں تک تدبیر کا تعلق ہے آپ نے بڑی کثرت اور تواتر کیساتھ دنیا کی محبت اور اسکی انتہائی مضرت کو کھول کھول کر بیان کیا اور انہیں اس سے بچنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ مثال کے طور پر ایک موقع پر آپ نے دنیادار کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا:-

"دنیادار دنیا کے ہمّ و غم میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ انجام کا اسے بھولے سے بھی خیال نہیں گزرتا۔ اور جس طرح ایک خارشی والا بس نہیں کرتا جب تک کہ خون نہ نکل آوے اسی طرح وہ بھی سیر نہیں ہوتا اور کتّے کی طرح اپنا خون آپ پیتا ہے اور جانتا نہیں کہ دنیا کی زندگی چیز ہی کیا ہے۔ اسی واسطے اللہ کریم نے مسلمانوں کو غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ والی دعا سکھائی ہے کہ جو لوگ اسی دُنیا کے کیڑے ہوتے ہیں اور اسی دنیا کی خاطر رسولوں اور نبیوں کا انکار کر دیتے ہیں اور پھر اسی دنیا میں ہی اُن پر عذاب نازل ہوتا ہے ان میں شامل ہونے سے بچا۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۶۹)

حُبّ دنیا کی مضرت اور اس سے بچنے کی اہمیت واضح کرنے کے علاوہ حضور علیہ السلام نے اپنے ہر بیعت کنندہ سے یہ عہد لیا کہ وہ ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ پھر آپ نے اس عہد کو پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ نبھانے اور کمال استقلال کے ساتھ نبھاتے چلے جانے پر اس قدر زور دیا کہ تربیتی شعبہ میں اتنا زور کسی اور بات پر نہیں دیا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک دنیا کی محبت سرد نہ ہو اُس وقت تک انسان اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ گروہ میں شامل ہونے کا اہل قرار نہیں پا سکتا۔ پھر انسان کو اِس راہ میں ایک دھوکا یہ لگتا ہے کہ وہ فی الاصل ہوتا تو ہے دنیا کی محبت میں گرفتار اور ایک لحاظ سے اس نے دنیا کو دین پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے لیکن اپنے بعض ظاہری اعمال کی وجہ سے سمجھتا یہ ہے کہ اُس نے دین کو دنیا پر مقدم کر رکھا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے حقیقی مفہوم سے وہ ناآشنا ہوتا ہے۔ یہ بہت خطرہ کا مقام ہوتا ہے۔ کیونکہ دھوکا میں مبتلا ہونے کے باعث اپنی اصلاح سے وہ محروم رہتا ہے اور بالآخر خسران مبین کے سوا اُس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا اور اُس کی ظاہری عبادات اور دیگر نیک اعمال اکارت جائے بغیر نہیں رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے اپنے متبعین کو اِس دھوکہ میں مبتلا ہونے سے بچانے کے لئے انہیں ایک ایسے معیار اور محک سے آگاہی بخشی کہ جس کی مدد سے ہر شخص کے لئے خود اپنے متعلق یہ معلوم کرنا چنداں مشکل نہیں رہتا کہ آیا فی الحقیقت اس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہوا ہے یا نہیں۔ آپ نے اس معیار اور محک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اِس طرح پر پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اِس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے کہ دنیوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے۔ بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے، دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے کہ وہ ظلم کر کے بھاگ جائے اور اِس طرح اپنے آپ کو بچائے مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکے گا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اُسے مقدم رکھتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

حضور علیہ السلام کے اِس ارشاد سے واضح ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا معیار اور محک یہ ہے کہ انسان اِس امر کی شناخت کے واسطے خود اپنے دل کو ترازو بنائے اور یہ دیکھے کہ اُسے کسی دنیوی نقصان پر درد اور قلق زیادہ ہوتا ہے یا دینی نقصان پر۔ اگر دنیوی نقصان پر وہ زیادہ درد اور قلق محسوس کرتا ہے تو وہ لاکھ اعمال صالحہ بجالانے والا ہو اُس نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ برخلاف اِس کے اگر دینی نقصان پر دنیوی نقصان کے بالمقابل اُسے درد اور قلق زیادہ لاحق ہوتا ہے تو پھر یہ اِس بات کی علامت ہوگی کہ اسے دین زیادہ عزیز ہے اور اس نے دین کو یقیناً دنیا پر مقدم کیا ہوا ہے۔ یہ محاسبہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں ہم اپنے محاسن اور عیوب بآسانی دیکھ سکتے ہیں اور پتہ لگا سکتے ہیں کہ ہم کہیں خود فریبی میں تو مبتلا نہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم ہوں تو دنیا کمانے میں ہی منہمک اور محض نمازیں پڑھ لینے کی وجہ سے سمجھ یہ رہے ہوں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہوا ہے۔

جن مردانِ حق نے فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے اُن کی حالت اور کیفیت کا اندازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ایک واقعہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ ابتدائی زمانہ کی بات ہے کہ جن دنوں میں آپ مدینہ منورہ میں حضرت شاہ عبدالغنی رحؒ سے تعلیم پا رہے تھے ایک روز ظہر کی نماز آپ کو جماعت سے نہ مل سکی۔ اِس دینی نقصان پر آپکو اِس قدر رنج اور قلق ہوا کہ آپ نے خیال کیا کہ یہ اتنا بڑا کبیرہ گناہ ہے کہ قابلِ بخشش ہی نہیں۔ خوف کے مارے آپؓ کا رنگ زرد پڑ گیا۔ مسجد میں داخل ہونے سے بھی ڈر محسوس ہونے لگا۔ وہاں ایک "باب الرحمت" ہے۔ اُس پر لکھا ہوا تھا۔ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ اِس تسلّی آمیز آیت کو پڑھنے کے بعد بھی آپؓ ڈرتے ڈرتے سخت گھبراہٹ کی حالت میں مسجد کے اندر داخل ہوئے۔ منبر نبوی اور حجرہ شریف کے درمیان نماز شروع کی۔ رکوع میں پہنچے تو بڑے زور سے یہ خیال دل میں پیدا ہوا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اور جنت تو وہ مقام ہے کہ وہاں جو التجاء کی جاتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے درد و الحاح سے دُعا کی کہ الٰہی میرا یہ قصور معاف فرمائے۔ (بحوالہ حیاتِ نور ص۱۶)

سچ یہ ہے کہ جب تک کسی دینی نقصان پر درد و قلق کی یہ کیفیت انسان پر وارد نہ ہو اور تلافیٔ مافات کی انتہائی کوشش اس کی طرف سے ظہور میں نہ آئے، نہیں کہا جا سکتا کہ اُس نے فی الحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم کیا ہوا ہے۔ احمدی ہونے کی حیثیت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہماری ایک بنیادی ذمہ داری ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ ہم یہ ذمہ داری کماحقہٗ ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیدار الٰہی

مکرم محمد جلال صاحب شمس شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

منکرین ہستی باری تعالیٰ کی طرف سے اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ اگر واقعی اس کائنات کا خالق و مالک خدا موجود ہے تو وہ ہمیں ان آنکھوں سے نظر کیوں نہیں آتا۔ جو وہ نظر نہیں آتا لہذا ثابت ہوا کہ اس کا کوئی موجود نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ بغیر دیکھے ایک خیالی وجود کو تسلیم کیا جاتا ہے؟

اس سوال کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی مادی وجود تو ہے نہیں جو ان مادی آنکھوں سے نظر آ سکے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ہستی تو "لطیف" ہے جو ان "کثیف" حواس سے نظر نہیں آ سکتی اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

(سورۃ انعام)

اس آیۃ کریمہ کی تشریح میں حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"فرمایا کہ وہ غیر محدود ہے جیسا کہ اس آیت میں لکھا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ یعنی آنکھیں اس کی انتہا کو نہیں پا سکتیں اور وہ آنکھوں کے انتہا تک پہنچتا ہے (چشمۂ معرفت ص۸۹)

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی وہ کامل ہستی ہے جو زمان و مکان کی حدود سے پاک ہے وہ غیر محدود ہے اس لئے وہ "نظر" ہمیں نہیں آ سکتی ورنہ وہ محدود ہو جائے گی۔ اور جو چیز محدود ہو وہ ناقص ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ کی ہستی تو "سبحان" یعنی ہر عیب سے پاک اور ہر نقص سے منزہ ہے پس وہ ہستی جو غیر محدود ہے اسے محدود حواس کے ذریعہ دیکھا ہی نہیں جا سکتا۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اگر ان ظاہری آنکھوں سے نظر آ جاتی تو اس پر ایمان لانا کوئی ثواب کا کام نہ ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کامل الایمان لوگوں کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے:۔

"یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ"

(سورۃ بقرہ)

یعنی اللہ تعالیٰ کے مومن بندے وہ ہیں جو "غیب" پر ایمان لاتے ہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی ہستی "غیب" ہے تو اس کے وجود کا پتہ کیسے لگ سکتا ہے۔ اور آیا دیدار الٰہی بالکل محال ہے اور اگر نہیں تو دیدار الٰہی کی حقیقت و ماہیت کیا ہے اور اس کا حصول کس طرح ممکن ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ "غیب" ہے مگر وہ حاضر و ناظر بھی ہے اور اس کا دیدار ممکن ہے۔ اگر اس کا دیدار قطعاً محال ہوتا تو "یقین" جو ایمان کی جڑ اور بنیاد ہے حاصل نہ ہو سکتا اور محض خشک ایمان کچھ بھی فائدہ نہ دیتا۔ علاوہ ازیں بن دیکھے کامل محبت بھی نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح پاک نے فرمایا:۔

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل

رؤیت باری تعالیٰ کے بارہ میں اسلامی تعلیم

پس خدا یقیناً نظر آتا ہے مگر ان ظاہری اور مادی آنکھوں سے نہیں بلکہ اسے دیکھنے کے لئے دوسری آنکھوں کی ضرورت ہے اور ان حواس کی ضرورت ہے جنہیں ہم باطنی حواس کہہ سکتے ہیں وہ نظر آتا ہے مگر روحانی آنکھوں سے اور وہ حواس اور وہ آنکھیں جو دیدار الٰہی کے لائق ہوں اسی دنیا میں خدا کے مومن بندوں کو ملتی ہیں اور وہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل کرتے ہیں حضرت مسیح پاک نے فرمایا:۔

"وہ فرماتا ہے مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

یعنی جو شخص اس دنیا میں اندھا رہے گا اور اس ذات بے چون کا اس کو دیدار نہیں ہوگا وہ مرنے کے بعد بھی اندھا ہی ہوگا اور تاریکی اس سے جدا نہیں ہوگی کیونکہ خدا کے دیکھنے کے لئے اسی دنیا میں حواس ملتے ہیں اور جو شخص ان حواس کو دنیا سے ساتھ نہ لے جائیگا وہ آخرت میں بھی خدا کو دیکھ نہیں سکے گا"

(لیکچر لاہور ص)

یہ روحانی بینائی اور روحانی حواس دراصل انسان کی اخلاقی اور روحانی قوتیں اور استعدادیں ہیں جو خدا کے پاک بندوں کو عطا ہوتی ہیں مگر ان کے حصول کے لئے اعمال صالحہ کی ضرورت ہوتی ہے جن کے بغیر کسی انسان کو یہ حواس میسر نہیں آ سکتے حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدار الٰہی میسر آ سکتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا

یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہیئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھانے کے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ میں ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہیئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہیئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو"

(لیکچر لاہور ص)

علاوہ ازیں ان حواس باطنی کے حصول کے لئے مسلسل کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے تب کہیں جا کر یہ گوہر نایاب ہاتھ آتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ

(سورۃ انشقاق)

یعنی اے انسان! تو پورا زور لگا کر اپنے رب کی طرف جانے والا ہے اور پھر اسے ملنے والا ہے

اب سوال یہ ہے کہ اعمال صالحہ کی پہچان کیا ہے اور وہ کس طرح بجا لائے جا سکتے ہیں؟ حضرت سیدنا مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

"خدا کا شناخت کرنا نبی کی شناخت کرنے سے وابستہ ہے اس لئے یہ خود غیر ممکن اور محال ہے کہ بجز ذریعہ نبی کے توحید مل سکے۔ نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے اسی آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۱۱)

اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ دیدار الٰہی کی ماہیت اور حقیقت کیا ہے اور کیونکر اس بے چون کی چہرہ نمائی ہوتی ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات اور اپنی قدرت کے جلووں سے شناخت ہوتا ہے اور اپنی قدرت سے اپنی ذات کا پتہ دیتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

یہ چاند اور ستارے یہ زمین و آسمان غرضیکہ کائنات کا ہر ذرہ اسی لم یزل کے حسن کا پرتو ہے۔ اسی حقیقت کو حضرت مسیح پاک نے یوں بیان فرمایا:۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

اے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں!
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

چشمِ مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

اسی طرح حضور علیہ السلام اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں:

این جہاں آئینہ دارِ روئے او
ذرہ ذرہ رہ نماید سوئے او
کرد در آئینۂ ارض و سما
آں رخِ بے مثل خود جلوہ نما

یعنی یہ جہاں اس محبوب ازل کے حسین چہرہ کا آئینہ دار ہے اور اس جہاں کا ذرہ ذرہ اسی پیارے کے چہرہ کی جانب رہنمائی کرتا ہے اس خدا نے ارض و سما کے آئینہ میں اپنے بے مثال چہرہ کو ظاہر فرمایا ہے۔ پس کائنات کا ہر ذرہ خدائے واحد و یگانہ کے حسین چہرہ کا آئینہ دار ہے اور ہر روحانی بینائی رکھنے والی آنکھ مظاہرِ قدرت میں ہی خدائے بے چون و بے ہمتا کا دیدار کر لیتی ہے لیکن یہ دیدارِ الٰہی کا پہلا زینہ ہے اس سے اگلا مرحلہ دیدارِ الٰہی کا وہ ہے جس میں خدا تعالیٰ خود اپنی ذات کا ثبوت اپنے کلام سے دیتا ہے اور طالبِ دیدار کو گویا اپنا آپ دکھا دیتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اسی دن غوطہ مارتا ہے جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے انا الموجود کی اس کو بشارت دیتا ہے تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلے یا محض معقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے

(حجۃ الاسلام ص۲)

اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور فلاسفروں میں ایک بہت بڑا فرق یہ بھی ہے کہ فلاسفر عقلی دلائل سے خدا کے وجود کی ضرورت کو ثابت کرتے ہیں مگر یہ صرف ظنی مرتبہ ہے اس کے بالمقابل خدا تعالیٰ کے انبیاء اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے اور قوتِ قدسیہ کے فیض سے سالک کو یقین کی مضبوط چٹان پر لا کھڑا کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئیے مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا ہے

(ملفوظات جلد سوم ص۱۶)

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اللہ تعالیٰ کو صرف وہی لوگ دیکھتے ہیں جو روحانی بینائی رکھتے ہوں۔ یعنی جن کی اخلاقی اور روحانی قوتیں اور استعدادیں ترقی پا کر دیدارِ الٰہی کے قابل ہو چکی ہیں اور چونکہ یہ روحانی قوتیں اور استعدادیں مختلف لوگوں میں کم و بیش ہوتی ہیں یا بالفاظ دیگر ان قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کم و بیش ہوتی ہے لہذا خدا تعالیٰ کا دیدار بھی ان کو مختلف صورتوں میں ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان پاک استعدادوں کے مطابق ہی تجلی فرماتا ہے جن لوگوں کے روحانی قویٰ زیادہ ترقی یافتہ ہوں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی تجلی زیادہ اعلیٰ اور اجلیٰ ہوتی ہے اور جن کی استعدادیں اور قوتیں نسبتاً کم ترقی یافتہ ہوں ان کے لئے الٰہی تجلی بھی نسبتاً کم درجہ کی ہوتی ہے اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئیے کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ہستی میں کوئی فرق آ جاتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس کا تعلق تو اس شخص کی استعداد پر ہوتا ہے جس پر وہ تجلی ظاہر ہو رہی ہو۔ یہ تفاوت اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں بھی بوجہ تفاوتِ رتبہ کے پایا جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ تجلی وہ تھی جو ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی کیونکہ آپ روحانی قوتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان حتیٰ کہ تمام انبیاء علیہم السلام پر بھی فوقیت رکھتے تھے۔ آپ کی اس تجلی کا اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے۔

ثم دنیٰ فتدلّٰی فکان
قاب قوسین او ادنیٰ
فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ

(سورہ نجم)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خداوند تعالیٰ کے قریب ہوتے چلے گئے اور روحانی طور پر اتنی ترقی کی کہ اپنی ذات سے کھوئے گئے اور گویا خدا کی ذات میں مل گئے تب اللہ تعالیٰ بھی آپ کے قریب ہوا۔ اس دو طرفہ تعلق کے نتیجہ میں آپ کو "قاب قوسین" کا مقام حاصل ہو گیا اور آپ

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

کے مصداق بن گئے۔ تب اللہ تعالیٰ کی کامل ترین اور اعلیٰ ترین اور اصفیٰ ترین تجلی آپ پر ظاہر ہوئی جس کا ان الفاظ میں ذکر ہے۔

اذ یغشی السدرۃ
ما یغشی

(سورہ نجم)

یعنی تب سدرۃ المنتہیٰ کو اللہ تعالیٰ کی اس تجلی نے ڈھانپا ہوا تھا جسے الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے اور جس کی حقیقت اور ماہیت کو خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

پس رویتِ باری تعالیٰ یقیناً برحق ہے اور امتِ مسلمہ میں لاکھوں بزرگ ایسے انسان ہوئے جنہوں نے خدا تعالیٰ کا دیدار کیا۔ جن پر خدا تعالیٰ نے تجلی فرمائی جن سے اس نے پیار اور محبت کا کلام کیا۔ ان میں بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے دعویٰ کیا کہ:۔

دمبدم روح القدس اندر معینے مے دمد
من نمی گویم مگر من عیسئِ ثانی شدم

اور ان میں سے کچھ وہ بھی تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا اسی کثرت سے مشاہدہ کیا کہ بے اختیار پکار اٹھے

لیس فی جبتی الا اللہ

یعنی میرے جبہ میں تو بس خدا ہی خدا ہے اور کچھ نہیں۔

اور خدا کے ان برگزیدہ بندوں میں کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا مشاہدہ کر کے اور اس کے دیدار سے مشرف ہو کر سرِ دار بھی "انا الحق" کا نعرہ بلند کیا۔ اور یہ سب کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے وسیلہ سے ہی تھا۔ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہزاراں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا ہے"

(نسیم دعوت ص۳)

اگر یہ سوال ہو کہ کیا آج بھی خدا تعالیٰ اپنا چہرہ دکھاتا ہے اور کیا آج بھی اس کی رویت کسی کو نصیب ہو سکتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں آج بھی خدا اپنا چہرہ دکھلاتا اور طالبِ دیدار پیاسی روحوں کی استعدادوں کے موافق جلوہ فرماتا ہے۔ اور کیوں نہ ہو، وہ زندہ حی و قیوم خدا ہے اور وہ اپنی صفات کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس لئے سب

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اور اسی غرض سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے جن کی برکت سے بہتوں نے روحانی آنکھیں پائیں اور خدا تعالیٰ کو دیکھا اور خدا کا پاک مسیح آج بھی دیدارِ الٰہی کے شائقین کو صدائے عام دے رہا ہے۔ کاش کہ دنیا حضور علیہ السلام کی اس آواز پر کان لگا کر رویتِ باری تعالیٰ سے مشرف ہو اور آئندہ اللہ تعالیٰ کی عظیم تجلیات کو مشاہدہ کریں۔ اے طالبانِ دید سنو! خدا کا پاک مسیح پکار پکار کر کہہ رہا ہے:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کو کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ یہ تمہارا خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں"

(کشتی نوح ص۳۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلص افراد اور جماعتوں کی قابل قدر مثالیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء مقرر فرمائی تھی لیکن حضور انور نے ازراہ شفقت اس کی ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء تک توسیع فرما دی۔ اس کار خیر میں کمال اخلاص اور ایثار کا مظاہرہ کرنے والوں کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:۔

۱۔ سرگودھا۔ شہری سطح پر اس کا ٹارگٹ ۔/۱۵۴۳۹ روپے اور ضلعی سطح پر ۔/۱۱۶۰ روپے تھا محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب قائد ضلع اور مکرم چوہدری محمد الدین صاحب الفد ایم اے سیکرٹری تحریک جدید کی مسلسل نگرانی اور مساعی کے نتیجہ میں بفضل خدا یہ ٹارگٹ شہری اور ضلعی ہر دو سطح پر حاصل کیا جا چکا ہے اس اعتبار سے پنجاب کے تمام اضلاع میں سے یہ ضلع اوّل رہا ہے۔

۲۔ کراچی۔ یہ جماعت اپنی وسعت کے اعتبار سے ضلع کا حکم رکھتی ہے آج سے دو سال پہلے جب ان کا وعدہ قریباً ایک لاکھ پانچ ہزار روپے تھا۔ تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے معیاری قربانی بیان فرمایا تھا۔ بایں ہمہ ہر سال یہ مخلص جماعت اس قربانی میں بدستور اضافہ کرتی رہی ہے سال رواں کے لئے ایک لاکھ بیس ہزار روپے کی توقع تھی جس کے مقابل پر ...۱۲۲ روپے کی تفصیل دفتر ھذا میں پہنچ چکی ہے۔ امیر جماعت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب اور سیکرٹری تحریک جدید مکرم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی کے حسن انتظام اور حلقہ جات کے مخلصانہ تعاون سے یہ خوشکن نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔

۳۔ بہاولپور۔ اس ضلع کے امیر امسال حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے ہوئے ہیں ان کی قائم مقامی میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب سندھی نے ضلع بھر کی جماعتوں سے وعدے فراہم کرنے کا کام بڑی محنت اور مسلسل نگرانی سے سرانجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور بیش از پیش خدمات دینی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چھوٹے بھائی عزیز عبدالعلیم قریشی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالماجد قریشی ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

۲۔ میرے ابا جان چند دنوں سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (منور احمد شاہد۔ محمد آباد سٹیٹ)

۳۔ میری والدہ محترمہ مورخہ ۲/۲ سے شدید طور پر بیمار ہیں اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال لائل پور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(عبدالکریم غید معرفت شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

۴۔ میرے والد مکرم مستری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ ایک حادثے میں زخمی ہو گئے ہیں ان کی دائیں پسلی ٹوٹ گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

(عبدالکریم قدسی۔ جیب گنج لاہور)

۵۔ میرے بھائی عزیزم محمد سلیم محمد آباد سٹیٹ سندھ کا بچہ عزیز وسیم احمد ٹائیفائیڈ بخار سے بہت دنوں سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب اس کی کامل اور جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا فرمائیں۔ (محمد رفیع سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قائد آباد)

۶۔ محترم محی الدین صاحب صدیقی آف کراچی کی اہلیہ صاحبہ عنقریب پاکستان سے مغربی جرمنی بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لانے والی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں ان کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو آمین۔ (محمد ہادی۔ مغربی جرمنی)

۷۔ مورخہ ۲۲/۲ کو مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال حلقہ مسجد فضل لائل پور کا ناسور آنکھ میں نکل آیا ہونے کی وجہ سے اپریشن ہوا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم مکرم شیخ صاحب کو جلد کامل صحت عطا فرمائے

(حافظ محمد اکرم حنیف انچارج فضل عمر لائبریری۔ لائل پور)

ٹنڈر نوٹس

ٹنڈر برائے کٹائی دگی میانوالی مظفرگڑھ روڈ میل نمبر ۵/۸۶ تا ۰/۸۷ جو کہ مورخہ ۹-۲ کو وصول کئے گئے تھے اب انہی شرائط پر مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۷۳ء کو بوقت ۱۲½ بجے دوپہر دوبارہ مطلوب ہیں دیگر تفصیلات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ایگزیکٹو انجینئر

ہائی وے ڈویژن میانوالی

IPR ۳۷۶

اکسیر معدہ

ہر گھر کی لازمی ضرورت

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

کی تیار کردہ

ہاضمہ کی بہترین پھکی

پیٹ درد نفخ اور اسہال کیلئے بہت مفید ہے

مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

تریاق سلیمانی

سب سے مزیدار اور فائدہ بخش ہے

چھوٹے بڑے شوق سے کھاتے ہیں

پیٹ کی تکلیف میں

تریاق سلیمانی کھائیے

بد ہضمی سے نجات پائیے

المنار دواخانہ ربوہ

مستری غلام محمد صاحب مل سپرانٹنڈنٹ ربوہ لکھتے ہیں

میں خود **لمباسائر** میں مبتلا تھا

پائیکر کیور کیپسول کھا کر دیکھے بہت اکسیر ہیں

قیمت مکمل کورس ۔/۱۰ بذریعہ ڈاک ۔/۷۰ ۱۱

محمد یوسف میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ ربوہ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون

کوئٹہ کیمیو ہومیو سنٹر ندیم میڈیکل سٹور لیاقت بازار

آل ربوہ علمی مقابلہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے علمی مقابلے ۲۷۔ ۲۸ اور ۲۹ جنوری کو مسجد محمود میں منعقد ہوئے۔ ستر اطفال نے شرکت کی۔ سبقت لے جانے والے اطفال کے نام درج ذیل ہیں۔ ۱۔ تلاوت:۔

اوّل: مقصود الحق دارالرحمت وسطی

دوم: محمود احمد شاد دارالصدر شرقی

سوم۔ افتخار احمد اسد دارالصدر شرقی

۲ مقابلہ نظم

اوّل۔ مقصود الحق دارالرحمت وسطی

دوم۔ مسعود احمد منیر دارالصدر غربی

سوم۔ محمود احمد شاد

۳۔ مقابلہ اذان

اوّل محمود احمد شاد۔

دوم۔ نعیم احمد حلقہ قمر۔ ۲۔ خالد محمود دارالرحمت وسطی

سوم۔ محمد افضل حلقہ قمر۔ اے کبیر خالد

۴۔ مقابلہ تقریر

اوّل۔ ساجد احمد۔ فیکٹری ایریا

دوم۔ نوید احمد۔ حلقہ لطیف

سوم۔ شاہد لطیف فیکٹری ایریا۔

حوصلہ افزائی۔ عارف نسیم فیکٹری ایریا

سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال ربوہ

دعائے مغفرت

میری اہلیہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت محترم شیخ شاہ محمد صاحب آف کوئٹہ مورخہ ۹ فروری ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک رات ۹ بجے لاہور میں بعمر ۳۳ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد از نماز عشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حکم کے مطابق جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد محترم مولوی منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ افریقہ نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

چوہدری خورشید احمد۔

اسسٹنٹ دفتر سیکرٹری مواصلات و تعمیرات۔ کوئٹہ

ضروری اعلان

ماہ مارچ کا مصباح یکم کو پوسٹ نہ ہو سکے گا۔ تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا بہنوں کی اطلاع کے لئے تحریر ہے (مدیرہ مصباح)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت سے ضروری درخواست

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے احباب جماعت اور فضل عمر ہسپتال کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ احباب کی طرف سے آمدہ صدقات کی رقوم سے نادار اور غریب مریضوں کا علاج گزشتہ ۱۳ سال سے ہو رہا ہے اب کچھ عرصہ سے اس مد میں رقوم کم آرہی ہیں اور امسال بیماریاں بھی غیر معمولی طور پر زیادہ آتی رہی ہیں اس لئے اخراجات بھی لازماً زیادہ ہو رہے ہیں

خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جو کار خیر شروع کیا تھا وہ کہیں رقوم کی کمی کی وجہ سے بند نہ کرنا پڑے۔

لہٰذا احباب اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ رقوم صدقات برائے علاج نادار و غریب مریضان بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار
ڈاکٹر مرزا منور احمد

آٹھواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

مورخہ ۹-۱۰-۱۱ مارچ ۱۹۷۳ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام آٹھواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ میں ۹-۱۰-۱۱ مارچ ۱۹۷۳ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا شرح ٹکٹ مندرجہ ذیل ہے

ٹکٹ سٹیج ۲۵ روپے	ٹکٹ عام یومیہ ۱۔۰۰ روپیہ
ٹکٹ کرسی سیزن ۵ روپے	ٹکٹ طفل سیزن ۱۔۰۰ روپیہ
ٹکٹ عام سیزن ۲ روپے	ٹکٹ طفل یومیہ ۵۰ء روپیہ

ٹکٹ مندرجہ ذیل مقامات سے حاصل ہو سکتے ہیں۔
ٹپ ٹاپ ڈرائی کلینرز۔ نوید جنرل سٹور۔ شاہد کلاتھ ہاؤس۔ فینسی جنرل سٹور
(سیکرٹری)

درخواست دعا

میرے بڑے لڑکے عزیزم افتخار الحق نے امریکہ میں حیامی ڈیڈ جونیئر کالج سے بی ایس سی انجینئرنگ کا امتحان نمایاں طور پر پاس کر لیا ہے اب وہ پائلٹ بننے کا دو سالہ کورس کریگا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میرے بچے کی مزید نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پردیس میں اس کا حامی و ناصر ہو۔ اور اسے دین کا صحیح رنگ میں خادم بنائے۔

تہذیبہ خالدہ بنت عباد اللہ صاحب گیانی محلہ دارالرحمت ربوہ

محترم مولوی احمد دین صاحب کی وفات

خاکسار کے حقیقی تایا محترم مولوی احمد دین صاحب آف گوررسی یکم فروری ۷۳ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محبوب عالم صاحبؓ کے صاحبزادے تھے تبلیغ کا خاص شوق رکھتے تھے۔ مسجد احمدیہ پونچھ (مقبوضہ کشمیر) کو واگذار کرانے میں آپ کی مساعی کا خاص حصہ ہے۔ ۱۹۶۵ء میں ہجرت کر کے آزاد کشمیر آگئے جہاں پر چند سال بطور معلم اصلاح و ارشاد بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (عبدالوہاب احمد شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سبی یکم مارچ۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ آئین ۱۴ر اپریل تک مکمل کر لیا جائے گا۔ انہوں نے سبی میں ایک گارڈن پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئے آئین میں تمام صوبوں کو آئینی سمجھوتہ کے مطابق خود مختاری دی جائے گی۔ ہم پاکستان کے تمام صوبوں کی ہمہ جہتی ترقی کا خواہاں ہوں کیونکہ اس طرح پاکستان کو ہر لحاظ سے ترقی یافتہ اور خوش حال بنانے میں مدد ملے گی۔ صدر نے کہا کہ نیا آئین وفاقی اور پارلیمانی ہوگا۔ جس میں اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں گے۔

لاہور یکم مارچ۔ پنجاب اسمبلی کا سرمائی اجلاس ۸ر مارچ پر ملتوی ہو گیا اس روز نشست تین بجے سہ پہر ہوگی۔ لیکن بعد میں اجلاس معمول کے مطابق ہر روز صبح ہوا کرے گا۔

نئی دہلی یکم مارچ۔ ہندوستان اپنے دفاع پر آئندہ سال سولہ ارب روپیہ خرچ کرے گا۔ ہندوستان نے جنگی تیاریوں پر اتنی بڑی رقم اس سے پہلے کبھی خرچ نہیں کی بھارت کی پارلیمنٹ میں نیا بجٹ پیش کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر خزانہ چاون نے کہا کہ دفاعی اخراجات کے لئے پندرہ ارب روپیہ کا تخمینہ لگایا گیا تھا لیکن اب اس میں ایک ارب روپیہ کا اضافہ ہوگا۔ چاون نے کہا بجٹ کا خسارہ پورا کرنے کے لئے تین ارب روپے کے نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔

ماسکو یکم مارچ۔ روس نے چین کو عدم جارحیت کا معاہدہ کرنے کی پیش کش کی ہے۔ لیکن چین کی حکومت نے اس پیش کش کا ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ روس کے روزنامے "سوویت رشیا" نے روس کی اس پیش کش کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پیش کش اس قسم کی ہے جس قسم کی روس نے دوسرے ایشیائی ملکوں خاص طور سے جاپان اور بھارت کو کی ہے اور اسے برعظیم ایشیا کے تحفظ کی سکیم کا نام دیا گیا ہے۔

اسلام آباد۔ یکم مارچ۔ اسلام آباد میں مرکزی وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان کی صدارت میں اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں سمگلنگ کے انسداد کے اقدامات پر غور کیا گیا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سمگلنگ کا سدباب کرنے والے متعلق اداروں کی سرگرمیوں میں رابطہ پیدا کیا جائے گا۔

نئی دہلی۔ یکم مارچ۔ ہندوستانی بحریہ کے چیف آف سٹاف ایڈمرل ایس ایم نندہ نے بحر ہند کا موثر طور پر دفاع کرنے کے لئے ہندوستان میں بحر ہند کے لئے علیحدہ بحری بیڑا قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے اور مجوزہ بحری بیڑے کے لئے موجودہ ہندوستانی بحریہ کے جہازوں کے مقابلے زیادہ بڑے طاقتور اور جدید قسم کے جنگی جہاز اور آبدوز شکن آبدوزیں حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا

لاہور یکم مارچ۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے کو ۲۰ر فروری تک موجودہ مالی سال کے بجٹ کے اندازہ سے ایک کروڑ ۷۷ لاکھ روپے زیادہ آمدن ہوئی ہے۔ مالی سال کے اختتام تک آمدن میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ یہ بات ریلوے بورڈ کے چیئرمین مسٹر ایف قزلباش نے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹوں کی سالانہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی

ہو الشافی

جانوروں کا مہلک اپھارہ

شفتل اور برسیم وغیرہ قسم کے چارہ سے جانوروں کو جو خوفناک اور مہلک اپھارہ ہو جاتا ہے اکسیر اپھارہ کا ایک پیکٹ جانور کے منہ میں ڈالنے سے بفضل تعالیٰ ۱۵ منٹ میں یہ اپھارہ ختم ہو جاتا ہے۔ چھری یا ٹروکار کی بجائے اکسیر اپھارہ کا استعمال زیادہ یقینی اور قطعی بے ضرر علاج ہے۔ غیر مفید ہونے کی صورت میں قیمت واپس کر دینے کی رعایت۔ فی پیکٹ -/۱ درجن -/۸ تین درجن یا زائد پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیوکیمک کلینک ربوہ فون ۶۶